یہ اسلامی ریاست جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تائید اور اپنی زبردست جاں گسل جدّوجہد سے قائم کی، ایک اصولی اور نظریاتی ریاست تھی۔ یہاں اس کی بیش بہا خصوصیات میں سے چند ایک کا ذکر نہایت ضروری ہے۔

۱- اس ریاست کی بنیاد ایک ایسے معاہدے پر رکھی گئی تھی جو پہلے ایک شخص اور ایک شہر کے باشندوں کے درمیان طے پایا تھا اور انھوں نے برضا و رغبت اسے سارے معاملات کا سربراہ اور ذمہ دار تجویز کر کے اس کے ہاتھ پر بیعت (عقبہ) کی تھی۔ اگر کوئی معاہدۂ عمرانی نامی شے کسی جگہ واقع ہوئی تھی تو وہ یہی معاہدہ تھا جس کے تحت ایک جگہ کے باشندوں نے اپنی آزاد مرضی سے حضوؐر کو اپنا سربراہ تجویز کیا۔ گویا یہ ریاست خالص عوامی رضامندی اور معاہدے پر قائم کی گئی تھی۔

۲- اس ریاست کی ایک اور خصوصیت اس کا ایک تحریری دستور تھا۔ یہ ایک خالص دستوری اور آئینی ریاست تھی جس میں اس کے باشندوں کے حقوق و فرائض کی واضح تعین و تقسیم کی گئی تھی۔ غالباً یہ دنیا کا پہلا تحریری دستور تھا جو مدینہ کی ریاست کے ذریعے وجود میں آیا تھا۔

۳- یہ ایک اصولی اور نظریاتی ریاست تھی کیوں کہ اس کی بنیاد نسل، علاقہ، زبان، قبیلہ یا معاشی اور سیاسی مفادات کے کسی اشتراک پر نہیں رکھی گئی تھی بلکہ چند اصولوں کی حفاظت اور ان کے اجرا کے لیے یہ ریاست وجود میں آئی تھی۔

۴- اس کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ یہ ایک جامع تصورِ زندگی پر قائم ریاست تھی جو انسان کی زندگی کے تمام شعبوں کو منظم کرتی اور انھیں ایک سمت بندگیِ رب کی طرف موڑتی تھی۔ وہ عبادات سے معاملات تک انسانی زندگی کے تمام گوشوں پر محیط تھی۔

۵- دنیا میں پہلی بار دین و سیاست کے حسین امتزاج پر مبنی یہ ریاست قائم ہوئی تھی۔ رسول ہی اس ریاست کا سربراہ تھا۔ وہی فوجوں کا کمانڈر تھا اور وہی نمازوں کا امام تھا۔ وہی عمّال کا نگران تھا اور وہی الٰہی تعلیمات پہنچانے کا ذمہ دار تھا۔ محراب و منبر اور دربار و دفتر کے اس امتزاج و اجتماع نے انسانی زندگی کی تقسیم کو ختم کر کے اسے ایک حسین اور متوازن وحدت میں بدل دیا تھا جس سے انسان کے بے شمار بوجھ اُتر گئے تھے۔

۶- یہ ایک جمہوری اور شورائی ریاست تھی جس میں سارے کام مشورے سے طے ہوتے تھے۔ چوں کہ خدائی حکم یہی تھا کہ سارے کام مشورے سے طے کیے جائیں: وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ''ان سے معاملات میں مشورہ کرو'' اور وَأَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ''ان کے امور آپس میں مشورے سے طے ہوتے ہیں'' کے مطابق صلح و جنگ، داخلی اور خارجی معاملات سب کے سب مشورے سے طے پاتے تھے اور ساری پالیسیاں باہمی مشورے سے ہی مرتب ہوتی تھیں۔ حُریتِ فکر، مساواتِ انسانی، عدلِ اجتماعی اور جمہوریت، ان الفاظ کی روح کے مطابق ان کا پورا پورا اہتمام تھا۔ ہر قسم کی غلامی سے آزادی کا منشور وہ انقلابی کلمہ تھا جو اس ریاست کے بنیادی نظریہ کا ترجمان تھا۔ مساواتِ انسانی، وحدتِ انسانیت اور اخوت پر قائم تھی۔ قانون سے بالاتر خود سربراہِ مملکت کی ذات بھی نہ تھی۔

۷- یہ ایک فلاحی اور خادمِ خلق ریاست تھی جس کے ذمے خدمتِ انسانیت اور کفالتِ رعایا تھی۔ اس ریاست میں کوئی گداگر نہ تھا۔ اس کے سربراہ کا اعلان تھا کہ جو مقروض فوت ہوجائے اس کا قرض ریاست کے ذمے ہے اور جو وراثت چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کی ہے۔ روزگار کی ضمانت اور معاشی کفالت کا اہتمام ریاست کے ذمے تھا۔

۸- یہ ریاست اپنے اجتماعی اُمور میں خدا کے سامنے جواب دہ تھی اور اس کی تمام پالیسیاں اور قانون سازی خدا کی اُتاری ہوئی ہدایات کے مطابق طے پاتی تھیں۔ اس ریاست کا فرد فرد اس امر سے سرشار تھا کہ وہ خدا کے سامنے جواب دہ تھا اور اسی احساس کے تحت پوری ریاست کے باشندوں میں ذہنی مطابقت اور جذباتی ہم آہنگی موجود تھی۔ درحقیقت یہ کوئی غیر مسئول ریاست نہ تھی بلکہ اس کی حیثیت خدا کے سامنے ایک ایسے جواب دہ ادارے کی تھی جو خدا کی نیابت کرتا تھا۔ اسی لیے اسے خلافت سے تعبیر کیا گیا تھا۔

۹- اس ریاست کا تصورِ حاکمیت دنیا کی تمام ریاستوں سے مختلف تھا۔ اس کی حاکمیت نہ عوام کی تھی، نہ سربراہِ مملکت کی، نہ کسی خاندان کی اور نہ کسی ادارے کی بلکہ اس کی حاکمیت کا براہِ راست تعلق اللہ تعالیٰ سے تھا۔ وہ اس کا حقیقی اور مستقل حاکمِ اعلیٰ تھا جو ازل سے اَبد تک

حی و قیوم اور علیم و خبیر ہے اور جو ہر لمحہ اپنے بندوں کا نگران اور کفیل ہے، اور جو اپنی مخلوق کا تنہا واحد حاکم ہے، باقی سب اس کے محکوم ہیں۔ اس نظریے نے ریاستوں کے نظریۂ حاکمیت میں انقلابی تبدیلی کردی۔ اس سے ایک ایسی بے لاگ مساوات اور ایک ایسا بے لوث انصاف قائم ہوگیا جس کی نظیر کسی دور اور کسی معاشرے میں ممکن نہ تھی۔

۱۰- اس ریاست کی ایک مستقل کتابِ ہدایت تھی جو خود قانون اور ماخذِ قانون تھی اور ہر نزاع میں آخری اتھارٹی شمار ہوتی تھی۔ اس نوعیت کی ریاست کے لیے تاقیامت یہ کتابِ ہدایت تھی جسے قرآن کہا گیا تھا اور جس کا ایک ایک لفظ حاکمِ اعلیٰ کا فرمایا ہوا اور ناقابلِ تغیر تھا۔ وہ اس ریاست کی مستقل گائیڈ بک، بنیادی قانون اور دستور تھی۔

۱۱- اس ریاست کے مقاصد میں سب سے بڑا مقصد خدا کے باغیوں کی سرکوبی تھا، نیز طاغوت کی مکمل نفی کر کے، دنیا کے تمام باغی انسانوں، ریاستوں، اداروں اور گروہوں کو خدا کی بندگی کی طرف لانا اور ایمان باللہ کو زمین کے آخری کناروں تک پہنچانا اس ریاست کا مقصدِ اوّلین تھا۔ اس طرح یہ ریاست ایک عالم گیر دعوتِ انقلاب کی داعی ریاست تھی اور اس کا قیام تمام دنیا کے طاغوتوں اور خدا کے نافرمانوں کے لیے ایک مستقل چیلنج تھا۔

۱۲- یہ ریاست ایک تعلیمی اور تربیتی ادارہ تھی جو اپنے باشندوں کو ایک مخصوص اخلاقی سانچے میں ڈھالنے کا اہتمام کرتی تھی۔ اس کا تصورِ انسان و کائنات اس کی تعلیم کے ہر گوشے میں پیوست تھا اور اس تصور کی روشنی میں وہ اپنے تمام باشندوں کو تعلیم دیتی اور ان کے کردار کے مطابق ڈھالتی تھی جس سے خداترس اخلاقی کردار وجود میں آتے تھے۔ یہ ریاست مادی اشیا سے زیادہ انسانوں پر توجہ دیتی تھی اور اس کے نزدیک ہر شے سے زیادہ انسان کی قدر و قیمت تھی۔ اس کے نزدیک ایک انسان کا ناحق قتل ساری مخلوق کے قتل کے مترادف تھا۔

۱۳- اس ریاست میں عمال کے بارے میں صالح کی شرط لازم تھی۔ غیر صالح کردار کے لیے اس ریاست میں روٹی کپڑے اور مکان کا انتظام تو ضرور موجود تھا، لیکن اس کے لیے

اعلیٰ مدارج اور اُونچے مناصب کے حصول کا کوئی سوال نہ تھا۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ کے اصول کے تحت نیک اور صالح افراد ہی اس ریاست کے کل پرزے بن سکتے تھے۔ اس میں مال ونسب کی اہمیت نہیں شرافت اور اخلاق کی اہمیت تھی۔

یہ وہ عظیم الشان ریاست تھی جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ۲۳ سال کی مدت میں قائم کر کے ایک حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا تھا۔ جو اپنی نوعیت میں منفرد اور ممتاز تھی اور جس کی مثال نہ اس سے پہلے دنیا میں کوئی ریاست قائم ہوئی تھی اور نہ اس کے بعد ایسی ریاست قائم ہوسکی، جب کہ ایسی ریاست کا قیام اُمتِ مسلمہ کا فرض ہے۔ اور اس کے قیام کے بغیر مسلمان اپنے مالک کے سارے احکام پر عمل پیرا نہیں ہوسکتے اور اس کے بغیر ان کی مسلمانی اَدھوری رہ جاتی ہے۔

یہ کارنامہ سرانجام دینے کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں مختلف حکمتوں سے کام لیا۔ اس میں حکمت تبلیغ و دعوت بھی شامل ہے۔ حکمتِ تنظیم و اجتماع ہے۔ حکمتِ اخلاق و کردار ہے، حکمتِ ہجرت اور ترکِ وطن ہے، حکمتِ اَزدواج ہے، حکمتِ جنگ اور جہاد ہے اور حکمتِ تدبیر و سیاست ہے۔ ان ساری حکمتوں نے اپنی اپنی پوری کامیابی اور عمدگی سے کام کیا ہے تب جا کر وہ عظیم الشان ریاست وجود میں آئی جو درحقیقت حضرت عیسیٰؑ کے الفاظ میں زمین پر آسمانی بادشاہت تھی۔

اپنے روزانہ کے پروگرام میں

تفہیم القرآن سے آدھا گھنٹہ ، گھنٹہ

.... **قرآن کا مطالعہ بھی رکھیں** ....

اس کے فوائد آپ کو بچشمِ سر خود نظر آئیں گے

● قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینیٹ میں ووٹ کا حق حاصل ہے۔ ● قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینیٹ کی کمیٹیوں کی صدارت وممبر ہونے کا حق حاصل ہے۔ ● قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینیٹ میں برابر کی مراعات (Previllages) حاصل ہیں۔

☐ دستور کے حصّہ دوم باب اوّل میں بیان کیے گئے بنیادی حقوق میں سے درج ذیل بہت اہم ہیں: ● دفعہ ۹: فرد کی زندگی اور آزادی کی حفاظت ● دفعہ ۱۰: فرد کی غیر قانونی گرفتاری اور حبس بے جا سے تحفظ ● دفعہ ۱۰-اے: شفاف عدالتی کارروائی کا حق ● دفعہ ۱۱: غلامی، زبردستی مزدوری وغیرہ کی ممانعت ● دفعہ ۱۴: آدمی کی عزت وحیثیت اور نجی زندگی کا تحفظ ● دفعہ ۱۵: حرکت (آنے جانے) کی آزادی ● دفعہ ۱۶: جمع ہونے/ جلسہ جلوس کی آزادی ● دفعہ ۱۷: انجمن سازی کی آزادی ● دفعہ ۱۸: کاروبار اور پیشہ ورانہ سرگرمیوں کی آزادی ● دفعہ ۱۹: اظہار رائے اور تقریر کی آزادی ● دفعہ ۱۹-اے: معلومات تک رسائی کا حق ● دفعہ ۲۰: کسی مذہب کو قبول کرنے اور مذہبی ادارہ چلانے کی آزادی ● دفعہ ۲۱: کسی مخصوص مذہب کی تشہیر کے لیے ٹیکس سے تحفظ ● دفعہ ۲۲: مذہب کے تعلیمی اداروں کا تحفظ ● دفعہ ۲۳: جایداد کی خرید وفروخت وغیرہ کا حق ● دفعہ ۲۴: جایداد کے حقوق کا تحفظ ● دفعہ ۲۵: شہریوں کی برابری ● دفعہ ۲۵-اے: تعلیم کا حق ● دفعہ ۲۶: پبلک مقامات پر غیر امتیازی سلوک کا حق ● دفعہ ۲۷: ملازمتوں میں غیر امتیازی سلوک کا حق ● دفعہ ۲۸: زبان اور تہذیب وغیرہ کا تحفظ۔

یہ تمام حقوق عمومی طور پر تمام پاکستان کے شہریوں کو حاصل ہیں۔ان حقوق کی تنفیذ میں اگر کوئی رکاوٹ ہو یا اگر حکومت یا کسی کی طرف سے حقوق پامال ہو رہے ہوں تو دستور کی دفعہ ۱۹۹ کے تحت پاکستان کے تمام ہائی کورٹوں اور دفعہ ۱۸۴ کے تحت سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کا راستہ موجود ہے۔

دستور کی دفعہ ۵ ریاست سے وفاداری اور دستور و قانون کی تابع داری

۱- مملکت سے وفاداری ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔

۲- دستور اور قانون کی اطاعت ہر شہری خواہ وہ کہیں بھی ہو اور ہر شخص کی جو فی الوقت پاکستان میں ہو (واجب التعمیل) ذمہ داری ہے۔

پاکستان کے دستور کی دفعہ ۲۶۰ ذیلی دفعہ ۳ شق (ب) قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیتی

ہے اور اس پر عمل درآمد یقینی بنانے کے لیے پاکستان کے اہم قانون مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ سی میں واضح طور پر درج ہے کہ: قادیانی اپنے کو اگر 'مسلم' ظاہر کرے یا کہے گا تو یہ جرم ہے اور سزا کا مستوجب ہوگا، جب کہ دستور کی دفعہ ۵ واضح طور پر ہر مسلم اور غیر مسلم پاکستانی شہری سے تقاضا کرتی ہے کہ پاکستان کے دستور و قانون کو غیر مشروط اور مکمل طور پر مانے اور اطاعت کرے۔

قادیانیوں کو عمومی طور پر مذکورہ بالا تمام حقوق حاصل ہیں اور وہ ان حقوق سے مستفیذ ہو رہے ہیں۔ شکایت تو ہم اکثریتی مسلمان پاکستانیوں کو ہے کہ قادیانی اپنی دستوری اور قانونی حیثیت، یعنی 'غیر مسلم' ہونے کو قبول نہیں کر رہے، مگر دوسری طرف دستوری حقوق سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں، جب کہ دستور کے تقاضوں کے مطابق 'غیر مسلم' کی حیثیت اختیار کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ ہر پاکستانی سوال پوچھنے کا حق رکھتا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟

مغربی ممالک خاص طور پر امریکا اپنے مقاصد کے لیے قادیانیوں کو استعمال کرتا ہے۔ اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے صرف ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔ ۱۳ نومبر ۲۰۱۷ء کو جنیوا میں Universal Periodic Review of Pakistan میں امریکی وفد کے سربراہ جیس برنسٹین نے مطالبہ کیا کہ:

Repeal blasphemy laws and restrictions and end their use against Ahmadi Muslims and others and grant the visit request of the UN Special Reporter the Promotion and Protection of the Right to Freedom of Opinion and Expression. (Ref:https://geneva.usmission.gov)

توہین رسالتؐ کے قوانین اور پابندیاں منسوخ کی جائیں اور ان کا احمدی مسلمانوں اور دیگر کے خلاف استعمال روکا جائے اور یواین اسپیشل رپورٹر کو آزادیِ اظہار کے قانون کے فروغ اور تحفظ کے لیے دورے کی اجازت دی جائے۔

اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ پاکستان کے دستور میں درج قادیانیوں کی 'غیر مسلم' کی حیثیت سے انکار کی پشت پر امریکی حمایت اور مکمل پشت پناہی موجود ہے۔ امریکی وفد کے سربراہ کا صرف 'احمدی' کہنے کے بجائے 'احمدی مسلمان' کہنا ایک سوچا سمجھا منصوبہ ہے۔ اس طرح کا

پاکستان کے دستور سے متصادم مطالبہ کیا کوئی دوست ملک کرسکتا ہے؟ نیز جن قادیانی 'غیر مسلم' کے حق میں غیر دستوری مطالبہ کیا گیا ہے وہ کیا پاکستان کے وفادار ہو سکتے ہیں؟

عام پاکستانی پوچھتا ہے کہ امریکا کے وفد کے سربراہ نے قادیانیوں کے علاوہ دیگر 'غیر مسلم' اقلیتوں کے لیے کیوں ایک لفظ بھی نہیں بولا؟ سپریم کورٹ کے سابق دو غیر مسلم چیف جسٹس کارنیلس اور بھگوان داس کے خلاف کبھی کسی نے بات نہیں کی۔ اسی طرح تقریباً ہر حکومت کے دور میں وفاقی وصوبائی حکومتوں میں اقلیت سے تعلق رکھنے والے وزیر ہوتے ہیں، مگر ان پر اعتراض نہیں کیا گیا، کیوں کہ وہ دستور کے تقاضوں کو قبول کرتے ہیں اور محبِ وطن ہیں۔

اس لیے محبِ وطن پاکستانی مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو اہم عہدوں اور اہم پالیسی ساز اداروں میں اس وقت تک نہ رکھا جائے جب تک وہ ملکی دستور و قانون کے تقاضوں کے مطابق اپنے کو 'غیر مسلم' تسلیم نہ کرلیں۔

ربیع الاول کے مبارک مہینے میں سیرت النبی پر ہماری مختصر کتابیں　　خریدیے ، تحفہ دیجیے ، تقسیم کیجیے

- رسول اللہ ﷺ کی وصیتیں
- سیرت ﷺ کا پیغام
- درود اُن ﷺ پر، سلام اُن ﷺ پر
- سیرت ﷺ کے تقاضے
- رسول اللہ ﷺ کا معیارِ زندگی
- سیرتِ پاک ﷺ کا تاریخی کردار
- کلامِ نبوی ﷺ کی صحبت میں
- جنت کا سفر
- چند تصویریں: سیرت ﷺ کے البم سے
- چہل احادیث [باہمی حقوق اور اخوت پر]
- چالیس احادیث
- فرزندِ حرم: امام شافعیؒ کے علمی سفر
- حُبِ رسول ﷺ اور اس کے تقاضے
- تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور ہماری ذمہ داری
- IMAGES
- محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تدبیر، سیاست
- مہر و محبت جس کی شان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریریں
- صلح حدیبیہ کا تاثراتی مطالعہ: جب شکست فتح میں بدل گئی

روزمرہ زندگی میں رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی دوسروں تک پہنچائیں

خرّم مُراد کے ۲۱ دروسِ حدیث • شرکِ پاک اللہ کی بندگی • دل کی زندگی • امانت داری • نماز کیسے بہتر بنائیں • رزقِ حلال • عدل و انصاف کا قیام ••••••••

منشورات
8-E، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ 54790　042-35252210-11
0332-003 4909, 0320-543 4909　manshurat@gmail.com

اللہ اکبر جل جلالہ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — مصطفیٰ رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ [القمر: 22]

ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لئے آسان ذریعہ بنادیا ہے، پھر کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا۔

آئیں!

قرآن کا معجزہ دیکھیں ۔۔۔ صرف 10 دنوں میں [illegible]

قرآن وسنت کی دعوت لے کر اٹھیں اور دنیا پر چھا جائیں

قرآن کو پڑھیں، سمجھیں، عمل کریں اور اس کی دعوت [illegible]

۱۰ روزہ دعوتی وتربیتی نور ہدایت کورس

برائے مرد وخواتین

★ ہر ماہ یکم سے 10 تاریخ تک ★

بمقام
مرکز نور ہدایت
دھامراہ، ضلع لاڑکانہ

اہلیت
ناظرہ قرآن پڑھا ہوا، پڑھا ہوا یا ان پڑھ، اور ہر مکتب فکر سے تعلق رکھنے والا شرکت کرسکتا ہے۔

سہولت
قیام — مفت
تعلیم — مفت
طعام — مستحق افراد کے لئے بذمہ ادارہ

خواتین کے لئے الگ رہائش

مرکز نور ہدایت دھامراہ ۔۔۔ لاڑکانہ شہر سے رتوڈیرو روڈ پر صرف 08 کلومیٹر کے فاصلے پر

اکاؤنٹ برائے عطیات: اکاؤنٹ ٹائیٹل ادارہ اصلاح ملت دھامراہ رجسٹرڈ، اکاؤنٹ نمبر 4-1459 برانچ کوڈ 0111
نیشنل بینک آف پاکستان رتوڈیرو برانچ ضلع لاڑکانہ (سندھ)

بانی مرکز نور ہدایت
مربی و معلم
پروفیسر حافظ سعید احمد دھامراہ
0331-3917607
0300-9415495

سرپرست
محمد عاشق دھامراہ ایڈووکیٹ
0331-3410223
0301-2079122

معلمہ برائے خواتین
دختر حافظ سعید احمد دھامراہ

بہترین کتب

جمع وتدوین قرآن	ڈاکٹر حافظ محمد عبدالقیوم	600/-
انسان اعظم صلی اللہ علیہ وسلم	ترجمہ: خدا بخش کلیار	250/-
سیرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معطر جھونکا	ترجمہ: خدا بخش کلیار	150/-
شاہراہ مکہ (علامہ محمد اسد)	ترجمہ: یاسر جواد	500/-
اسلام دوراہے پر (علامہ محمد اسد)	ترجمہ: یاسر جواد	250/-
تذکرہ (دو جلد)	عنایت اللہ المشرقی	1400/-
تکملہ (دو جلد)	عنایت اللہ المشرقی	1500/-
اشارات	عنایت اللہ المشرقی	300/-
مجموعہ قوانین اسلام (10 جلد)	ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن	7240/-
مفتاح العلوم (شرح مثنوی مولانا روم)	مرتبہ: مولانا نذیر عرشی	6600/-
تاریخ طبری مع اشاریہ (7 جلد)	علامہ ابی جعفر محمد بن جریر	5200/-
تاریخ ابن خلدون مع اشاریہ (6 جلد)	علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون	5000/-
فرہنگ آصفیہ (4 جلد)	مولوی سید احمد دہلوی	4500/-
پیغمبروں کی سرزمین (سفرنامہ)	یعقوب نظامی	600/-
مغرب کی وادیوں میں (سفرنامہ)	یعقوب نظامی	600/-

نعیم صدیقی

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم	520/-
سید انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم	150/-
رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	210/-
نور کی ندیاں رواں (نعتیہ کلام)	60/-
تحریکی شعور	250/-
افشاں (نظموں کا مجموعہ)	180/-
شعلہ خیال بہ اضافہ شعاع روزن	75/-
اقبال کا شعلہ نوا	200/-
شعاع جمال (غزلیں)	180/-
عورت معرض کشمکش میں	250/-
معرکہ دین وسیاست	120/-
انوار وآثار	120/-
تعلیم کا تہذیبی نظریہ	500/-
ٹھنڈی آگ (افسانے)	250/-
تعمیر سیرت کے لوازم	21/-
اپنی اصلاح آپ	21/-
بیمہ زندگی	18/-
وہ سورج بن کر اُبھرے گا	150/-

الفیصل ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Phone : 042-37230777 & 37231387
www : alfaisalpublisher.com
e.mail : alfaisalpublisher@yahoo.com